JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES
ISSN 2663-192x

Journal of Academic Research for Humanities (JARH) Vol. 2, No. 1 (Jan-Mar 2022)

مکی دور نبویﷺمیں دعوت وتبلیغ کی حکمت عملی:ایک اجمالی جائزہ

Strategies of Da'wah and Propagation in the Prophet's Makki Era: An Appraisal

Published online: 31-3-2022

Shakil Ahmed
PhD research scholar
Allama Iqbal Open University
Islamabad
(Pakistan)
Shakilahmed256.sa@gmail.com
ORCID:

Saad Jaffar
Lecturer
Abbottabad University of Science and Technology, Abbottabad
(Pakistan)
Saadjaffar@aust.edu.pk
ORCID: https://orcid.org/0000-0003-3438-9360

CORRESPONDING AUTHOR

Saad Jaffar
Lecturer
Abbottabad University of Science and Technology, Abbottabad
(Pakistan)
Saadjaffar@aust.edu.pk
ORCID: https://orcid.org/0000-0003-3438-9360

ABSTRACT

Adabal-Seerah has a prominent place in Islamic sciences, as it is acknowledged to be a sacred knowledge directly related to the life of Holy Prophet Muhammad (PBUH). Researchers providing their honest services have contributed a lot to explore his teachings with full of dedication, but none of them ever claimed that their effort have covered all the pearls of wisdom of Holy Prophet's (PBUH) knowledge. One of these aspects for the creation of untouched aspects under the title of Fiqh-ul-Seerah is the Da'wah strategy of the Holy Prophet (PBUH). This article elaborates the Holy Prophet's (PBUH) strategy adopted for the propagation of the Islam during the Makki era. The basic elements of his missionary strategies such as the way of argumentations, parlance and dialects are made the subject of discussion. It highlights the diverse and distinct communication strategies to make the massage of Islam intelligible to the common people even, which include: common values, courtesy, non-violence, intellectual stature of the audience, evolutionary process, the psychological intelligibility of addressee, sense of responsibility and proportionality, capacity to perform missionary activity, intimacy with newly converts, concealment of the faith, migration, and strong assertion of faith. The methodology deployed in construing this discourse is descriptive-cum-analytical.

Key words: *Fiqh-ul-Seerah, Da'wah strategy, Makki era, Mission, Islam, Mannerism, Parlance, Migration, Non-violence, Conversion.*

سیاستۃکی لغوی تحقیق:

" والسیاسه: القیام علی الشیئ بما یصلحه، والسیاسه فعل السائس: وهو من یقوم علی الدو آب و یروضهاورجل ساس من قوم ساسه وسواس أنشد ثعلب: ساده تاره لکل جمیع ,ساس للرجال یوم القتال ,سست الدعیه سیاسه وسوس فلان امربنی فلان ای کلف سیاستهم،وسوس الرجل أمور االناس علیٰ مالم یسم فاعله اذا ملک امرهم ویروی قول الحطیئه ,لقدسوست أمربنیک حتی ,ترکتهم ادق من الطحین"(زبیدی،تاج العروس، 1205ھ،ج8 ، ص،۳۲۲) "سیاست کسی چیز کی اصلاح کے لئے کمر بستہ ہو جانے کو کہتے ہیں اور سائس اس شخص کو کہتے ہیں جو جانوروں کی دیکھ بھال کرتا اور انہیں سدھارتا ہے۔اور ساس وہ آدمی ہے جو سرداروں اور قائدین کی قوم میں سے ہو ثعلب شاعر نے یہ شعر کہا:وہ سردار رہنما ہیں ہر ایک کے اور جنگ کے وقت مردان کارزار کے لیڈر ہیں ۔

حجتہ الاسلام امام محمد غزالی سے تعریف منقول ہے:"استصلاح الخلق و ارشادھم الی الطریق المستقیم المنجی فی الدنیا ولاخرہ"(گوہر الرحمن،اسلامی سیاست، س ن ص،۱۷) "سیاست مخلوق کی اصلاح کرنا اور ان کی رہنمائی کرنا ہے سیدھے راستے کی طرف، جو راستہ دنیا و آخرت میں نجات دلانے والا ہو" " سیاست کا اساسی معنی تدبیر کرنا، سدھارنا، سنوارنا، رہنمائی کرنا، قیادت کرنا اور اصلاح کرنا ہے۔ یعنی سیاست کا معنی مکر و فریب اور لڑانا نہیں بلکہ اس حکمت عملی کا نام سیاست ہے جو اخوت و محبت اور اتحاد و اتفاق پیدا کرتی ہو" (اسلامی سیاست ص،۱۷)

حدیث مبارکہ میں" سیاسۃ" کا استعمال:

"قال ابوحازم قاعدت ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ خمس سنین سمعتہ یحدث عن النبیﷺقال : كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَه نَبِيٌّ وَاِنَّه لاَ نَبِيَّ بَعْدِیْ، وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ، قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ: فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ"(بخاری، الجامع الصحیح ، 1961 ،ج2 ص491 حدیث :۳۴۵۵)

"حضرت ابوحازم سلمان نے فرمایا :میں پانچ سال حضرت ابوہریرۃ کی صحبت میں رہا میں نے ان سے سنا آپﷺ سےروایت کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا :کہ بنی اسرائیل کی قیادت اوررہنمائی انبیاء کرامؑ فرماتے تھے جب ایک نبی فوت ہوجاتے تو دوسرے نبی ان کے بعد جانشین ہوتے اب یقینا میرے بعد کوئ نبی نہیں ہےاور خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے سوال ہو اکہ آپ ﷺ ہمیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں ارشاد ہوا پہلے خلیفہ کی بیعت پوری کرو ،خلفاء کاحق ادا کرو یقینا اللہ تعالیٰ ان سے رعایت کے بارے میں پوچھنے والا ہے جس کا ان کو نگہبان بنایا"

انگلش میں حکمت عملی کے لئےStrategy کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

" Strategy, in warfare, the science are arts of employing all the military, economic, political and other resources of the nation to achieve the objects and economic mobilization for warfare. In 18th century and early 19th centuries, however, when the

تعارف:

رسول اکرم ﷺکی عظمت اور رفعت کی اس بڑھ کر او ر کیا دلیل ہوگی کے خود خالق کائنات نے آپ کی تعریف و توصیف فرمائی "ورفعنا لک ذکرک"کی سند عطا فرمائی ۔ خود مالک رنگ و بوآپ پر درود سلام بھیج کرآپ کی جلالت شان کو بیان کرتا ہے۔اور"فاتبعونی" کہہ کر آپ کی متبوعیت کو واجب کر دیا"یحببکم اللہ" کہہ کر آپ کو محبوبیت کا سرٹیفیکیٹ عطا فرما دیا۔"وانا لہ لحٰفظون" کہہ کر آپ کی تعلیمات کومحفوظیت کادرجہ عنایت فرمایا۔آپ کی معجزہ نما زندگی کے اقوال و افعا ل کوصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے آویزہ گوش بنایا۔اور اپنے طرز حیات کے لیے نمونہ بنایاآپ ﷺ کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ انسانیت کے لیے حکمت وموعظت کا دلآویز گلدستہ ہےجس پر عمل پیرا ہو کر نوع انسانی اپنی دنیا اور عقبیٰ سنوار سکتے ہیں۔ دعوت وتبلیغ آپﷺ کے فرائض منصبی میں سے ہےاوراس دعوت وتبلیغ کی خاطر آپ نےانتہائی مصائب و آلام سہے، اور بالخصوص اپنوں اور وہ بھی اور اپنے پیارے وطن مکہ مکرمہ میں شدائد برداشت کئے۔اور اپنوں کے مظالم کی شدت کوجاہلی شاعر طرفۃ بن العبدبیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔"وظلم ذوی القربیٰ اشد مفاضۃ علی المرءمن وقع الحسام المھند"جس قدر اپنوں اور غیروں کی سازشیں اور شورشیں سنگین ہوتی جاتی ہیں اسی قدر حکمت اور تدبر کی گتھیاں سلجھتی چلی جاتی ہیں۔ مقالہ ہذامیں نبوی مکی زندگی کی دعوتی حکمت عملی کو زیر بحث لایا گیا۔

سوالات تحقیق:

1-مکی دور نبویﷺ کے کٹھن حالات میں دعوت وتبلیغ کی جامع حکمت عملی ترتیب دینے کے ساتھ حکمت وسیاست کے کن گوشوں کو واشگاف کرتی ہے؟

2-اس دور کی پیچیدہ اور زوال پذیرسیاسی، معاشرتی اوراخلاقی صورت حال میں دعوت وتبلیغ کی مجموعی حکمت عملی کیا تھی؟

3- مکی دور نبوی ﷺکی دعوتی حکمت عملی کیے ممتاز پہلو کیا تھے کہ جن سے دعوت و تبلیغ و تدریس وابلاغ میں استفادہ کیا جا سکتا ہے ؟

4-اور اس حکمت عملی سےکیا سیاسی مذہبی اخلاقی اور معاشرتی نتائج حاصل ہوئےکے جنہوں نے ناصرف مدنی دور میں مسلمانوں کی رہنمائ کی اور اہل کفار کو اسلام کا پیغام سمجھنا سہل کیابلکہ خلفاء کے دور میں بھی دعوت و ابلاغ کے زریں اصول بنے؟

حکمت عملی کا معنی:

"تدبیر، ہوشیاری، دور اندیشی ، پالیسی، ملکی مصلحت"(فیروز الدین، فیروز اللغات،2010، ص،۵۵۷:)"حکمت عملی کوتدبیر(موقع کے مطابق) مصلحت (حالات کے تقاضے کے مطابق) پالیسی، ملکی تدبیر۔(اردو لغت،1985 ،ج ،8ص، ۳۳۲) وہ علم جس میں معاد و معاش کے انتظام کا احوال بوجہ کامل مذکور ہو"(نیر ، نور اللغات،1917،ج ۲ ،ص،1227) حکمت عملی کا عربی لغت میں " سیاسۃ" سے ترجمہ کیا جاتا ہے اور تدبیر سے بھی۔(اعظمی، القاموس الحبیب،س،ن، ص۳۰۶)لیکن ٹھیٹھ، مستعمل اور متداول سیاستۃہی ہے۔

term first became current, strategy denoted the art of projecting and Directing campaigns and the movement and dispositions of military forces in war "(انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا ،2010، ج ۱۱،ص۳۰۵)
“Strategy: The Art of planning in Advance the movements of army or forces in war”(Longman Dictionary of contemporary English, P:269)

حاصل:

اردو عربی اور انگلش عبارات کو سامنے رکھ کر حکمت عملی کا مفہوم سامنے آتا ہے کہ :زمان ومکان، افرادو اشخاص اور احوال وظروف کے مطابق حکیمانہ، مدبرانہ اور مصلحت آمیز رویے، عمل یا فعل کو اختیار کرنے کا نام ہی حکمت عملی ہے۔خواہ یہ رویہ دعوت و تبلیغ کے میدان میں استعمال کیا جائے۔زندگی کے عام احوال میں اپنایا جائےاور خواہ جنگ وجدل اور میدان کارزار میں برتا جائے۔یہ حکمت عملی ہے۔اسی کا نام سیاستہے اور اسی کا نام اسٹریٹجی ہے۔

نبوی ﷺ حکمت عملی کی قرآنی اساسات:

انبیاء کرام کے معلم چونکہ بذات خود اللہ تعالی ہوتے ہیں اس لئے انبیا کرام کے مزاج و مذاق پر ذات قدسی کی ربانی تعلیمات کی چھب چھاپ نمایاں ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھاسےآنحضرتﷺکے اخلاق کریمانہ کے بارہ میں استفسار ہوا تو صدیقہ کائنات اس طرح گویا ہوئیں۔"ان خلق رسول اللہ ﷺ کان القرآن"(ابو داؤد ،سنن ابی داؤد، 1962، ج1،ص225) رسول اللہﷺکا قرآن کریم ہی اخلاق تھا۔

اس طرح ایک حدیث میں ارشاد ہوا:"علمنی ربی فاحسن تادیبی"(منصور پوری، رحمۃ للعلمین ،2007،ج1،ص225)
میرے رب نے مجھے تعلیم دی پھر میرے ادب کو عمدہ بنایا
مفسرانہ و اد بیانہ تفسیر کے لیے مذکورہ آیت کے تحت دیکھئے تفسیر عثمانی" البتہ صاحب روح المعانی علامہ آلوسی نے فرمایا:

حکمت اور موعظہ حسنہ تو اصول دعوت ہیں لیکن مجادلہ بالاحسن اصول دعوت میں سے نہیں، اگرچہ دعوت وتبلیغ میں اس کی ضرورت پیش آ جاتی ہے وگرنہ ترتیب اس طرح ہوتی۔"ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃوجادلھم بالتی ھی احسن "(آلوسی ، روح المعانی ج، ۱۴ ص، ۶۶۱)

نبوی حکمت عملی کے قرآنی اصول پنجگانہ:

"پیغام الہی سچائی کا بہت بڑا چشمہ ہےجو آہستہ آہستہ قدرتی رفتار سے اپنی قریب کی زمین کو پھر آگے کو پھر اس سے آگے کو سیراب کرتا چلاجاتاہے یہاں تک کے زمین کے کناروں تک پہنچ جاتا ہےآنحضرتﷺکو تبلیغ کا حکم اسی تدریج کے ساتھ ہوا" (شبلی نعمانی،سیرۃ النبی، ج4،ص207) سب سے پہلے اپنے خاندان اور اعزاء اور اقرباء کو انذار و تبلیغ کا حکم ہوا:"وانذر عشیرتک الاقربین" (القرآن 26 :214) "اے پیغمبر اپنے رشتہ داروں کو ڈراؤ"

"جب یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت ﷺکوہ صفا پر چڑھےاور قریش کے قبیلوں کو پکارنے لگے مثلابنی فہر وبنی عدی،یہاں تک کے وہ مجتمع ہوگئے خود نہ پہنچ سکنے والوں نے اپنا آدمی بھیجاآپﷺنے فرمایا:اگر میں تم کو بتاؤں کہ وادی وگھاٹی کی اس طرف ایک لشکر تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہےتو کیاتم میری تصدیق کرو گے وہ بولے ہمیں آپ کے بارہ میں غلط بیانی کا کوئی تجربہ نہیں آپ ﷺنے فرمایا !میں تم کوپیش آمدہ عذاب سے ڈرانے والا ہوں اس پر ابو لہب نے کہا! تیری ہلاکت اس کے لیے ہمیں جمع کیا تو اس پر یہ آیات نازل ہوئیں"(عثمانی ، ،تفسیر عثمانی ، ، ص:۳۶۶)

"تبت یدا ابی لھب وتب۔ ماغنی عنہ مالہ وما کسب"(القرآن 111 :1-2) اب تبلیغ کا یہ دائرہ مزید وسیع ہوکرمکہ اور حوالی مکہ تک جا پہنچاہے: "لتنذر ام القری ومن حولھا"(القرآن 7: 42) "تاکہ آپﷺاہل مکہ اور مکہ کے ارد گرد کے لوگوں کو ہوشیار کریں آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی بنا پرمکہ میں رہ کرمکہ اور اسکے آس پاس کے لوگوں کو بیدار اور ہوشیار کیا ،حج کے موسم میں عرب کے ایک ایک قبیلہ کے پاس جا کر حق کا پیغام پہنچایا اور اسی زمانہ میں یمن اور حبشہ تک آپﷺ کی آواز پہنچ گئ اور لوگ تلاش حق کے لیے آپ کے پاس آئے" (شبلی نعمانی،سیرۃ النبی،2000،ج4،ص208)

"اسی حکم کے تحت آپﷺ طائف کا سفر اختیار کرتے ہیں اور منکرین واعداء کی ایذاء رسانی کا سامنا کرتے ہیں"(علوی ،ڈاکٹر خالد،رسول کریم ﷺکا منہاج دعوت،2005، ص54)

عرب میں عکاظ ،مجنہ اور ذوالمجاز کے میلے بہت مشہور تھے اور دور سے لوگ وہاں آیا کرتے تھے نبی ﷺان مقامات پر جاتے اور میلے میں آئے ہوئے لوگوں کو اسلام اور توحید کی دعوت فرمایا کرتے تھے" "اب تبلیغ کا دائرہ ااس سے بھی آگے بڑھتا ہے ہر زندہ ذی روح یعنی سمجھ بوجھ ،احساس وعقل وغیرہ حقیقی زندگی کی علامتیں جس میں موجود ہوں اس کی مخاطب ہوتی ہے""ان ھو الاذکر وقرآن مبین لینذر من کان حیا"

"یہ قرآن تو ایک نصیحت ہےاور صاف صاف خدا کا کلام ہےتاکہ وہ اس کو ہوشیار کرے جو زندہ ہیں"

سیرت ابن ہشام میں ہے۔ "آپﷺفرماتے تھے اے فلاں قبیلہ کے لوگو میں تمھاری طرف اللہ تعالیٰ فرستادہ ہوں جو تمھیں حکم کرتا ہے کے تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرواور اس کے ساتھ کسی بھی شریک نہ ٹھہراؤ او ر اللہ تعالیٰ کے سوا جن شریکوں کی عبادت کرتے ہو ان سے بالکل الگ ہوجاؤ اور تم مجھ پر ایمان لاؤ او میری تصدیق کرو اور میری حفاظت کرو یہاں تک کے میں واضح طور پر بیان کر دوں وہ پیغام جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا"(ابن ہشام،محمد عبدالملک،السیرۃ النبویہ، 2006 ،ج1،ص282)

دعوت و تبلیغ میں نبوی ﷺ حکمت عملی :

"آنحضرت ﷺ کے مزاج ومزاق پر تعلیمات ربانی کی ہی چھاپ تھی اور دعوت وتبلیغ کے کام میں بھی جابجا اس کا اثر نمایاں ہے دعوت و تبلیغ کا حکم جس قدر تاکید کے ساتھ قرآن کریم میں ہے اسی قدر تاکید ہمیں آنحضرت ﷺ کے عمل سے ملتی ہے "اسلام اور قرآن کریم کی رو سے دعوت وتبلیغ کی اہمیت اور تاکید کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ دعوت کا لفظ قرآن کریم میں دو سو (۲۰۰) سے زائد مرتبہ استعمال ہوا ہے اور تبلیغ کا لفظ ستر (۷۰) مرتبہ سے زیادہ آیا ہے"(محمد طیب ، اسلام میں دعوت وتبلیغ کے اصول و قواعد، 2002، ص۴)

دعوت و تبلیغ کی بحیثیت مجموعی حکمت عملی:

داعی حق کی بات سننے کی طرف راغب ہواس میں ضد اور ہٹ دھرمی کا مادہ کم سے کم پیدا ہو اور پھر اس کے سامنے ان نتائج کو رکھا جائے جو اس کے اقرار کردہ اصولوں سے لازمی طور پر نکلتےہیں تا کہ وہ ان کو اپنی بات سمجھ کر قبول کرنے کی طرف مائل ہو قرآن کریم میں اس طرح ارشاد ہوا:

"قل یأ اھل الکتب تعالو الی کلمه سواء بیننا وبینکم"(القرآن، 3 : 64)

"اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے" "پھر صورت رسول اللہﷺ نے اپنے اور مخاطب کے در میان قدر مشترک تلاش کیا اور اس کو بناء بحث و استدلال بنایا"(اصلاحی، دعوت دین اور اس کا طریق کار ، ص:۱۴۷)

2۔ضیافت کی حکمت:

رسول اللہ ﷺ کو حکم ملا کہ: "وانذر عشيرتك الأقربين"(القرآن 26 :214) "اے پیغمبر اپنے رشتہ داروں کو ڈراؤ"

"چنانچہ آپ ﷺنے اس خدائی حکم کی تعمیل میں تبلیغ کا ایک اور طریقہ اختیار کیا کہ آپ ﷺنے اقرباء کی ضیافت کا اہتمام کیاتمام رشتہ دار ایک وقت میں نہیں آئے بلکہ مختلف اوقات میں الگ الگ آے اور کھاناکھا کر چلے گئے اور تبلیغ کا موقع ہی نہ ملا پھر دوبارہ ضیافت کی اور کھانے کے درمیان فرماتے جاتے! کھانے کے بعد تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں،ٹھہرنا،انتظار کرنا، کھانے کے بعد آپ ﷺنے بتایا کہ بت پرستی کیوں بری ہے، توحید کیوں ضروری ہے، آخرت اور آخرت میں حساب و کتاب وغیرہ چند بنیادی باتیں لوگوں کو بتائیں"(حمید اللہ، ڈاکٹر حمید اللہ کی بہترین تحریر یں،س،ن، ص ۲۳۱)

دعوت کے لئے آپ ﷺ نے ضیافت کی حکمت عملی اختیار فرمائی، کیونکہ عربی کا مشہور مقولہ ہے: " الاحسان يستعبد الإنسان "(تمیمی،غرر الحکم ودرر الکلم،ج1،ص385) "احسان انسان کو غلام بنا لیتا ہے"

اسی طرح عربی کا ہی معروف مقولہ ہے۔ " اكلت تمری و عصيت امری"(غرر الحکم ودرر الکلم،ج1،ص385) "میری کھجور کھائی اور میری نافرمانی کی،یعنی ایسا کرنا غلط ہے"

آنحضرت ﷺنے ضیافت کی حکمت عملی کو اس لئے اپنایا کہ ان کو زیر بار احسان کریں اور وہ بات کو غور سے سنیں اور جلدی انکار نہ کر سکیں۔

3۔مخاطب کی ذہنی سطح کے موافق تبلیغ:

"دعوت حق کی کامیابی کا گر یہ ہے کہ آدمی فلسفہ طرازی اور دقیقہ سنجی کی بجائے لوگوں کو معروف یعنی ان سیدھی باتوں اور صاف بھلائیوں کی تلقین کرے جنہیں بالعموم سارے انسان جانتے ہیں یا جن کی بھلائی کو سمجھنے کے لئے وہ عقل عام (Common Sense)کافی ہوتی ہے جو ہر انسان کو حاصل ہوتی ہے، اس طرح داعی حق کی اپیل عوام و خواص سب کو متاثر کرتی ہے اور ہر سامع کے کان سے دل تک پہنچنے کی راہ آپ نکال لیتی ہے(مودودی سید ابوالاعلی، اسلوب دعوت ، س،ن، ص۱۹)"

یعنی اپنے مخاطبین کی ذہنی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے موافق تبلیغ اولیٰ بالقبول ہے۔ تعلیمات نبویہ بھی اسی حکمت عملی کی عکا س ہیں۔ چنانچہ ارشار نبوی ﷺ ہے: " کلموا الناس بما يعرفونه و دعوا ماينكرون"(مناوی ، کنوز

"رسول اللہ ﷺ یہ چاہتے تھے تبلیغ کا ایک طریقہ نہ ہو بلکہ ہر طریقہ ممکن کوشش سے کرکے دیکھ لی جائے"(محمد حمید اللہ ، رسول اللہ کی جانشینی اور حکمرانی،2006 ،ص88) سرور کائنا ت کا اصلی کام تمام عالم میں دعوت اسلام کا اعلان کرنا تھا اور نہ صرف اعلان بلکہ ہر قسم کے جائز وصحیح "وسائل سے تمام عالم کو حلقہ اسلام میں لانا تھا ۔(شبلی ،سیرۃ النبی، 2000،ج2،ص17) اور حکمت ایک جامع اصطلاح ہے اور اس کے تحت وہ تمام طرز ہائے عمل آجاتے ہیں جو مخاطب کو قبول حق پر آمادہ کرے مثلا موقع عمل کا لحاظ، مخاطب کی نفسیات ،عقلی استد لال وغیرہ"(علوی ،ڈاکٹر خالد،رسول اللہ کا منہاج دعوت،2005 ،ص14)

رسول اکرم ﷺمکی دعوت وتبلیغ کی حکمت عملی کو ان بڑے عنوانات اور ان کے ذیلی عنوانات کے تحت مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

ا- زبانی دعوت و تبلیغ اور اس میں استعمال ہونے والی حکمت عملی۔

۲۔اسلام کے ابتدائی دور (ضعف و کسمپرسی کی زندگی) میں حکمت عملی۔

3- ہجرت کی حکمت عملی۔

۱۔ زبانی دعوت و تبلیغ میں برتی جانے والی حکمت عملی :

"رسول اللہ ﷺ کا مشن اسلام کی تبلیغ تھا(حمید اللہ، رسول اللہ کی جانشینی و حکمرانی ، ص ۸۸)حکیمانہ تبلیغ و دعوت امر بالمعروف ونہی عن المنکر اسلام کے جسم کی ریڑھ کی ہڈی ہے، اس پر اسلام کی بنیاد،اسلام کی قوت، اسلام کی وسعت اور اسلام کی کامیابی منحصر ہے"(ندوی سید سلیمان ، اسلام کا نظام دعوت وتبلیغ،س،ن، ص: ۲۰)

"پروفیسر میکس ملر (Max Muller) کے بقول اسلام دراصل ایک تبلیغی مذہب ہے جس نے اپنے آپ کو تبلیغ کی بنیادوں پر قائم کیا، اسی کی قوت سے ترقی کی اور اسی پر اس کی زندگی کا انحصار ہے(مودودی، سید ابو الاعلی دعوت دین کی ذمہ داری ، س،ن ، ص ۳)اور اس امت کی غرض تاسیس دعوت الی اللہ ہے۔ اور اس پر نہ صرف یہ کہ اس کی عزت و عظمت کا انحصار بلکہ وجود و بقا کا دارو مدار ہے ،اس لئے اس امت کے اپنے وجود وبقاکی ضمانت کے لئے بھی کوئی لائحہ عمل دعوت الی اللہ کے سوا موجود نہیں"(اسرار احمد، دعوت الی اللہ کی ضرورت و اہمیت، س،ن،ص۶)

بقول اقبال

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں ترا نام رہے
کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے جام رہے ۔

اس دعوت وتبلیغ کا بڑا، اہم اور موثر ذریعہ زبان ہے، آئیے ملاحظہ کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺنے اس ذ ریعہ تبلیغ کے وقت کس حکمت عملی، تدبر و سیاست ، فہم و فراست اور تعقل و منطق سے کام لیا۔

1۔ قدر مشترک کی دعوت:

ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺنے مخاطب سے لڑائی لڑنے یا براہ راست چوٹ کرنے کے بجائے ،اس بات کی کوشش فرمائی کہ جن اصول و قواعد پر اشتراک و اتحاد ہے اس کے مشترکہ پہلوؤں کو استدلال کے ذریعہ واضح کر دیا جائے تا کہ مخاطب

،ص،125) "آسانی پیدا کرو اور مشکل نہیں خوشخبری دو اور متنفر نہ کرو".اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارکہ بھی انسانی نفسیات کے لحاظ کی حکمت عملی پر روشنی ڈالتی ہےفرمایا:

"انما بعثتم میسرین ولم تبعثو معسرین"(القشیری ، الصحیح للامام المسلم ، ج3،676ھ،ص ۱۲) "تم آسانی پیداکرنے والے بھیجے گئے ہواور تنگی پیدا کرنے والے نہیں بھیجے گئے"

"ا سی طرح نفسیات کا لحاظ رکھنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مخاطب کے اعتقادات اور روایات پر براہ راست تنقیدنہ کی جائےکیونکہ ہر قوم اپنے معتقدات اور روایات کے ساتھ کم وبیش اس طرح کی وابستگی رکھتی ہے جس طرح ایک داعی حق اپنے معتقدات کے ساتھ رکھتا ہے حق پرستی کے جوش میں ایسا ہر گز نہ کرنا چاہئے کہ اس غلط وابستگی کے فکری اسباب کی اصلاح کی بجائے خود اسی پر براہ راست حملہ کر دیا جائے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف دعوت کو قبول کرنے کی بجائے اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتا ہے" (اصلاحی ، انبیاء کرام کا طرز استدلال ،2013،ص: ۳۷)

قرآن کریم میں واضح انداز میں اس انداز سے منع کیا گیا ہے:

"و لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم کذلک زینا لکل أمة عملهم"(القرآن 6 : ۱۰۸)

"اور برا بھلا مت کہو ان کو جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وگرنہ بغیر علم کے حد سے تجاوز کرتے ہوئے اللہ تعالی کو برا بھلاکہیں گے۔ یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل بھلے کردئیے" اسی طرح قوم کے پیشوا اور رہنما کی عزت نفس کا لحاظ کرنا رکھنابھی اسی عنوان کے تحت داخل ہے۔ ہر انسان بالخصوص اشرافیہ عزت نفس کے خوگر ہوتے ہیں اگر حکمت کے ساتھ لین و نرمی اور احترام و اکرام کا برتاؤ کیا جائے تو یہ اولیٰ بالقبول ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:"اذهبا الى فرعون انه طغي. فقولا له قولالينا لعله يتذكر او يخشى"(القرآن 20: ۴۴) "تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہوگیا اور اس سے نرمی سے بات کرو شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے"

6-موقع محل کی تلاش:

اس عنوان کے تحت ہم مزاج نبوی ﷺکی اس حکمت عملی کا مطالعہ کر سکتے ہیں کہ مخاطب کو اس وقت تبلیغ کی جائے جب وہ بات سننے کے لئے مکمل طور پر تیار، ہمہ تن گوش اوراور اپنی مشغولیت سے فارغ اور کسی قسم کی ذہنی وبدنی اکتاہٹ اور بوریت سے خالی ہو ۔ اس حکمت عملی کا ابدی نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ بات اور دعوت از دل خیزد بردل ریزد کا مظہر ہونے کی وجہ سے دل کی دھڑکنوں میں پیوست ہوتی چلی جائے گی۔

اس حکمت عملی کے لئے تعلیمات نبویہﷺ میں ہمیں دوطرح کی روشنی ملتی ہے۔

ا۔ رسول اکرم ﷺ بغیر وقفہ کے مسلسل تبلیغ و وعظ نہ فرماتے۔

۲اپنے وعظ و نصیحت و دعوت وتبلیغ کو مختصر فرماتے ۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن وعظ فرماتے ۔

"ایک آدمی نے آپ سےگزارش کی کہ اے ابو عبداللہ! میری چاہت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں روزانہ وعظ فرمایا کریں، اس پر آپ نے فرمایا! بہرحال، اس سے جو بات مجھے یقیناًباز

الحقائق من حدیث خیر الخلائق ، س ،ن ،ص ۵۰۴) "لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق باتیں کرو جسے وہ نہیں سمجھتے اسے چھوڑ دو"

اس لیے ارشاد نبوی ہے: "کلمو الناس علیٰ قدر عقولهم"(کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلائق ، س ،ن ،ص ، ۵۰۴) "لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق گفتگو کرو" حضرت عیسیٰ نے فرمایا : "لاتعلقو االجواهر باعناق الخنازیر"(محمد طیب قاری، اسلام میں دعوت وتبلیغ کے اصول و قواعد، 2002، ص:54) " جواہرات خنزیروں کے گلوں میں نہ باندھو"

4-تدریج:

"اس میں دو چیزیں اہم ہیں"الأهم فالأهم "اور "الأقرب فالأ قرب"کہ لحاظ سے تبلیغ کی جائے ، آنحضرت ﷺ نے اسی انداز سے کار نبوت سر انجام دیا ،اور اس کی حکمت یہ ہے کے اس طرح کی دعوت مخاطب کے لیے زیادہ باعث قبول ہوتی ہے۔الأهم فالأهم کے تحت رسول اکرمﷺ نے جب تبلیغ شروع فرمائی پہلے تو زور توحید اور رسالت پر صرف فرمایا ۔ لا الہ الا اللہ کی دعوت دی، قریش پوچھتے کہ آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا فقط ایک بات یعنی کلمہ "(ندوی ، سید سلیمان، اسلام کا نظام دعوت و تبلیغ، ص :۱۶)

"الأقرب فالأقرب" کے تحت تبلیغ کے لئے طریقہ کار وہی ہو گا جو رسول اکرمﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے اختیار فرمایا کہ سب سے پہلے اپنے کنبہ و قبیلہ میں، پھر محلہ میں پھر اپنی بستی پھرقریبی بستی میں اور اس طرح اگر کچھ عرصے میں ہم اپنے ملک میں تبلیغ واصلاح کا جال پھیلاچکیں تو اس کے بعددوسرے قریب اور اور پھر دور کے ممالک میں کام کریں اپنے قریبی حلقوں کو چھوڑ کر اگر دور دراز کے خطوں میں کام کرنے کو ترجیح دی گئی تو اس میں مظاہرہ اور نمائش تو زیادہ ہوگی اور کامیابی کی توقعات بہت کم ہیں"(کاشمیری ، انوار الباری،شعبان 1435ھ ،ج ۳ص۱۲۴)

"اسی طرح حضرت معاذ کو آنحضرتﷺ نے یمن روانہ فرمایا تو آپﷺ نے جو ان کو ہدایت فرمائ وہ بھی اسی حکمت عملی کی غمازی کرتی ہےجس کا حاصل یہ تھا پہلے یہودیوں اور مسیحیوں کو کلمہ طیبہ کی دعوت دینا اگر وہ اس کو تسلیم کرلیں تو پھر نماز کی دعوت دینا اور اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو پھر ان کو زکوٰۃکا حکم دینا جوان کے اغنیاء سے فقراءمیں تقسیم کی جائےگی" (بخاری ، الجامع الصحیح ، 1961، ص 164)

5-مخاطب کی نفسیات کا لحاظ:

تبلیغ کی حکمت کے لئے اہم بات جسے داعی کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے وہ مخاطب کی استعداد اور نفسی کیفیات ہیں۔ مثلا عام مخاطب کی ذہنی استعداد کو ملحوظ نہ رکھتےہوئے منطقی استدلال اورفلسفیانہ بحثیں شروع کردی جائیں یا کسی دانشور سے گفتگو کرتےہوئےبے رنگ و بے ڈھب انداز گفتگو اختیار کیا جائے ۔"دعوت حق کے بعض مشکل تقاضے ہوتے ہیں اور بعض سہل ،داعی کو وہ تمام باتیں آغاز ہی میں نہیں بیان کرنا چاہئیں جن سے اکتاہٹ اور تنفر پیدا ہو"(علوی،رسولﷺ کا منہاج دعوت،2005،ص17)

حدیث مبارک میں آپ نے ارشاد فر ما یا: "یسروا ولا تعسروا وبشرو او لا تنفروا "(بخاری ، الجامع الصحیح ، 1961،

اوأهلك دونه "(ابن ہشام، محمد عبد الملک، السیرۃ النبویہ،ج ۱ ،ص۲۶۶) بخدا اے میرے چچا! اگر وہ خورشید میرے داہنے ہاتھ پر اور چاند میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دیں کہ میں یہ دعوت کا کام چھوڑ دوں، تو میں نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالی دین اسلام کو غالب فرما دیں یا میں ہلا ک ہو جا ؤں۔اسی طرح دین اسلام کے ابلاغ میں تڑپ اور لگن اورایک ایک جز کی تبلیغ میں دھن اور دھیان فرمایا: "بلغوعنی ولو آیۃ"(بخاری ، ، الجامع الصحیح، ج ۱۰ ، ص۲۵)

"مجھ سے لے کر آگے پہنچاؤاگرچہ وہ قرآن کریم کا ایک ٹکڑا ہی ہو" "فلیبلغ الشاھد الغائب" (بخاری ، ، الجامع الصحیح، ج ۱۰ ، ص۲۵) "توحاضر غائب تک اس دین کو پہنچائے " "نضراللہ امرأ سمع عنا شیئافبلغه کما سمعه" (ترمذی ، محمد بن عیسی، الجامع ،ج ۲ ص، ۹۰) "اللہ تعالی اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی دین کی بات سنی پھر اس کو اسی طرح پہنچایا جس طرح سنا" "اسی طرح مخاطبین کے لئے دلسوزی اور جگر کاوی سے دعائے ہدایت ۔ جس طرح آپ ﷺ نے اہل طائف کے طوفان بد تمیزی کے بعد فرمائی"(الحضرمی،نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین ،ص:۷۱)

اسی طرح غزوہ احد میں جب آپ لہو لہان اور شدید کرب کے عالم میں تھے آپ ﷺ نے دعا فرمائی- "اللھم اغفر لقومي فإنھم لا یعلمون" (القشیری، الصحیح للامام المسلم ،ج ۵ ،ص۱۷۹) اے اللہ ! میری قوم کو معاف فرما دے وہ مجھے یقیناً نہیں جانتے۔

آپﷺنے مکی زندگی میں برتا اور استعمال فرمایا۔

حضور اقدس ﷺ کی مکی زندگی میں حکمت عملی:

مکی زندگی کی حکمت عملی کا مطالعہ بھی ہم چند عناوین کے تحت کر سکیں گے۔

1۔کفو الید:

مکی زندگی میں آپ ﷺ اور آپ کے جانسپاروں نے ظلم و ستم کے کوہ گراں برداشت کیےلیکن اس سب کے باوجود آپ ﷺ کی پالیسی اور حکمت عملی یہی رہی کہ ہاتھ نہیں اٹھانا، جوابی کارروائی نہیں کرنی اور انتقام نہیں لینا۔ سید قطب شہیدؒ جو منجھے ہوئے داعی ،ظلال القرآن جیسی بلند پایہ تفسیر کے مصنف اور مصر کی عظیم انقلابی و دعوتی تحریک، اخوان المسلمین، کے رکن رکین تھے ،مکی زندگی کی اس حکمت عملی پر حکیمانہ انداز میں لکھتے ہیں۔

"لقد کانت کفوا ایدیکم هي سر الموقف کله .... هذا الوضوح الذي اتاحته لقضية کفوا ایدیکم" هو من مستلزمات الدعوة"(المصری، سید محمد قطب، کیف ندعو الناس ، ص:۱۹) "اگر مخالف جھگڑے پر اتر آئے تو داعی کو اس جھگڑنےسے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور نقصان یہ ہے کہ داعی کی جس قوت کو اشاعت دعوت میں اور اصلاح نفوس میں خرچ ہونا چاہئے وہ اس فضول کام میں ضائع ہو جاتی ہے۔دعوت کا کام بہرحال ٹھنڈے دل سے ہی ہو سکتا ہے اور وہی قدم صحیح اٹھ سکتا ہے جو جذبات سے مغلوب ہو کر نہیں بلکہ موقع محل کو دیکھ کر خوب سوچ سمجھ کر اٹھایا جائے"(مودودی، اسلوب دعوت ، منشورات لاہور ، ص:۲۰)

رکھتی ہے وہ یہ کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں ڈالنے کو ناپسند سمجھتا ہوں اور میں ناغہ کر کے نصیحت کرتا ہوں جس طرح کہ رسول اکرم ﷺ ناغہ کر کے ہمیں نصیحت فرماتے تھےہماری اکتاہٹ کے ڈر سے"(بخاری، محمد بن اسمٰعیل، 1961 ،ج1،ص25)مشکوۃ نبوت سے مستنیر عظیم مفسر قرآن حضرت محمد ﷺکی علوم و معارف کی جامع حکمت عملی کو بیان کرتے ہوئے ضو فشاں ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا :

"ہر جمعہ لوگوں کو دین کی باتیں سنایا کرواور اگر آپ اس سے انکار کریں تو بس دو مرتبہ اور اگر آپ اس سے زیادہ کریں تو (زیادہ سے زیادہ)تین مرتبہ لوگوں کو اس قرآن کریم سے بیزار نہ کریں اور میں تجھے اس روش پر ہر گز نہ پاؤں کہ لوگ اپنی کسی گفتگو میں منہمک ہیں اور توا نہیں بیان کرنا شروع کر دے، اس وقت آپ خاموش رہیں پھر جب آپ کو حکم دیں تو ان کو نصیحت کرو اور وہ آپ کی بات کو رغبت کی حالت میں سن رہے ہوں"(بخاری، محمد بن اسمٰعیل،1961 ،ج1،ص25)

رسول اللہ ﷺکی ایک اور حدیث مبار کہ ملاحظہ فرمائیں :

"ان طول صلوۃ الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوۃ واقصروا الخطبه وان من البيان لسحرا" (القشیری ، الصحیح للامام المسلم ، ج3،676ھ،ص ۱۲) "آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور اس کے خطبہ کا مختصر ہو نا اس کی دانشمندی کی علامت ہے، سو تم نمازکو طویل اور خطبہ کومختصر کرو اور یقینا بعض بیان جادو ہیں"

7۔تبلیغ بقدر قدرت و طاقت:

حکمت و تدبر سے بھرا یہ اصول صداقت نبوت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہےارشاد نبوی ﷺ ملا حظہ فرمائیں:"من رای منکم منکرا فلیغیره بیده و ان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان" (البغوی ، مشکوۃ المصابیح، 816ھ ،ص:۴۳۶)

"جو شخص تم میں سے برائی دیکھے اس کو چاہئے کہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے پھر اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور اگراس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے(اس کو مٹانے کے لئے مضطرب رہے)اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے۔جس طرح نیکی کی تبلیغ ہےاسی طرح برائی سے روکنا بھی تبلیغ کا جز ہےالبتہ تمام احکام شرعیہ کی طرح اس میں بھی ہر شخص کی قدرت واستطاعت پر احکام دائر ہوں گےجس کوجتنی قدرت ہواتنا ہی امر بالمعروف کافریضہ اس پر عائد ہوگاابھی جو حدیث آپ نے دیکھی اس میں استطاعت ہی پرمدار رکھا گیا ہےظاہر ہے استطاعت اور قدرت ہر کام میں جدا ہوتی ہے"(ترمذی ، دعوت وتبلیغ کی شرعی حیثیت،س،ن،ص22)

"امر بالمعروف کے وجوب کی دو شرطیں ہیں ایک تو مخاطب سے توقع ہوقبول کی اور کم از کم کسی ضرر کا خوف نہ ہواور یہ کہ مخاطب کو اس کا علم نہ ہواور اکثر یہی ہےکہ جہاں علم نہ ہو وہاں توقع ہوتی ہےقبول کی اور اگر علم ہو تو اکثر ناگواری کا سبب ہوتا ہے" (تھانوی،الافاضات الیومیہ،جلد 4۔ملفوظ نمبر 180)

مثلاً استقامت اور مستقل مزاجی کہ عرب کی ہر دلکش عورت کو ٹھکرا کر فرمایا: "واللہ یا عم لو وضعوا الشمس في یمینی و القمر في یساری علی أن اترك هذا الأمر ما فعلت حتی یظهره الله

"اگر کسی منکر کو ختم کرنے کی قدرت نہ ہو یا قدرت ہو لیکن اس سے کوئی بڑا فساد پیدا ہوتا ہو یا اس سے کوئ بڑا نقصان پہنچتا ہو مثلا یہ نقصان کے اس کے بعد دعوتی کام جاری نہ رکھ سکے تو ایسی صورت میں اس منکر کو صرف دل سے برا سمجھنے پر عمل کرے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہےاس اصول کے انطباق کی آپ یہ مثال دیکھئے کہ رسول اکرم ﷺ نے منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی کو باقی رکھا کیونکہ اس کے حامی موجود تھے۔ اگر آپ اسے قتل کر دیتے تو اس کی ساری جمعیت بھڑک اٹھتی (اورعملی تصادم بر پا ہو جاتا)اور آپ ﷺ کے بارے میں کہتی کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو ہی مار ڈالتے ہیں" (ابن تیمیہ، فتا ویٰ ابن تیمیہ بحوالہ اصول الدعوۃ عبد الکریم زیدان، ص۳۰۲)

بہرحال آقاﷺ نے مکی زندگی میں عملی تصادم سے احتراز کی حکمت عملی پر عمل کیا تاکہ دعوتی عمل کی نومولود کونپل اور اسلام کے نوخیز پودے کو کہیں مسل نہ دیا جائے۔

2۔قوت اسلام و نو مسلمین کی دل وا بستگی کے لئے حکمت عملی :

مکی زندگی کے آغاز میں نومسلموں کو مصائب وآلام کی بے رحم چکی میں پیساگیامومنین ان آفات و بلیات کے سامنے مضبوط چٹان کی طرح جم گئےلیکن مسلسل کاوشوں اور ظالمانہ کاروائیوں سے دلوں پر پژمردگی کا چھا جانا ایک امرطبعی تھا، ان حالات میں آنحضرت ﷺ کی نگاہ دور اندیش نے یہ حکمت عملی اختیار فرمائی کہ فخر قریش اور افتخار مکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان و ہدایت کی دعا فرما ئی تا کہ ظلم و ستم کے بادل چھٹ جائیں اور اسلام کو قوت وشوکت نصیب ہو۔ "اللھم! اید الاسلام بعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ " (مغلطائی، الاشارہ الی سیرۃ سیدنا مصطفی ، س،ن ،ص:۱۴۹) اے پروردگار اسلام کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے تقویت عنایت فرما۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام کے بارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام پر جبرئیل امینؑ نے رسول اللہﷺسے عرض کیا کے اے محمد !اہل آسمان ان کے اسلام سے خوش ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسلام کو عزت دی اور آپ سے ہی کمزور نومسلمین کی مدد فرمائی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

"عمر کا اسلام لانا باعث عزت تھا، آپ کی ہجرت باعث قدرتھی، آپ ﷺ کی امارت رحمت تھی ، بخدا! تم کھلے بندوں بیت اللہ میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے"(الخضریؒ الشیخ، نور الیقین فی سیرۃسید مرسلین ، ۶۳)

نتائج بحث

1۔نبوی دعوتی حکمت عملی کی قرآنی اساس یہ تین اصول ہیں عقل وحکمت، موعظہ حسنہ اور مناظر ہ بطریق احسن۔

2۔متکلمین کے ہاں یہ تینوں اصول وہی ہیں جو منطقی استدلال میں عموما کام میں لائے جاتے ہیں ایک برہانیات، دوسرے خطابیات، تیسرے جدلیات۔

3۔ رسول اللہ ﷺ یہ چاہتے تھے تبلیغ کا ایک طریقہ نہ ہو بلکہ ہر طریقہ ممکن کوشش سے کرکے دیکھ لیا جائے۔

4۔ آپ ﷺنے مخاطب سے لڑائی لڑنے یا براہ راست چوٹ کرنے کے بجائے اس بات کی کوشش فرمائی کہ جن اصول و قواعد پر اشتراک و اتحاد ہے اس کے مشترکہ پہلوؤں کو استدلال کے ذریعہ واضح کر دیا جائے۔

5۔دعوت حق کی کامیابی کا گر یہ ہے کہ آدمی فلسفہ طرازی اور دقیقہ سنجی کی بجائے لوگوں کو معروف یعنی ان سیدھی باتوں اور صاف بھلائیوں کی تلقین کرے جنہیں بالعموم سارے انسان جانتے ہیں یا جن کی بھلائی کو سمجھنے کے لئے وہ عقل عام (Common Sense)کافی ہوتی ہے جو ہر انسان کو حاصل ہوتی ہے۔

6۔مکی زندگی میں چونکہ اسلام اپنی ابتدائی دور میں تھااس لیے دعوت وتبلیغ کےجن اصولوں پر عمل کیاگیاان میں سے کفو الید، نو مسلمین کی دل وا بستگی ،اختفاء،ہجرت،اعتقاد اور ایمان پر زوردیا گیا ہے۔

سفارشات

۱۔دعوت دین کے لیے مخاطب کی نفسیات اور عقلی استعداد کو سامنے رکھا جائے ۔

۲۔دعوت دین کے سلسلے میں مشترکہ پہلوؤں کو سامنے رکھ کر تبلیغ کا فریضہ انجام دیا جائے ۔

۳۔فریضہ کی ادائیگی کے لیے وعظ و نصیحت کا طریقہ اختیار کیا جائے ۔

۴۔ دعوت کے ساتھ زیادہ زور مخاطب کی اخلاقی تربیت ہونی چاہیے ۔

۵۔دعوت دین کے کام میں مخاطب سے جھگڑنے کی بجائے دلائل سے داعی کے نفوس کی اصلاح کی جائے۔

اعترافی بیان

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو مالک ہے اور کروڑوں درود وسلام حضو ر خاتم النبین ﷺ پر جن کی حیات مقدسہ سےانسانیت کو زندگی گزارنے کا ڈھنگ آیا۔اور آج قلم کار ان کی زندگی کے مختلف پہلؤں کے بارے میں رقم طرازرہوتےہیں۔اور بعد اس کے اپنے محترم والدین کا نہایت شکر گزار ہیں کے جن کی دعاؤں کی بدولت ہم اس تحقیق کو پایا تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوئےاور اس کہ بعدمیں انتہائ مشکور ہوں ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی لائبریری کے عملے جنہوں نے استفادہ کے لیے آسودگی فراہم کی ۔اور خاص طور پر جرنل آف اکیڈیمک ریسرچ فارہیومینٹیز کا جنہوں نے ہمیں پلیٹ فارم مہیا کیا۔

کتابیات

القرآن حکیم

ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، فتا ویٰ ابن تیمیہ بحوالہ اصول الدعوۃ عبد الکریم زیدان

ابن منظور ، افریقی محمد بن مکرم ، لسان العرب ، ما دہ، ب ل غ ، داراحیاء التراث العربی، تاج العروس، مادہ،ب ل غ ، ج ۱۲

ابن ہشام،محمد عبدالملک،السیرۃ النبویہ، ادارہ اسلامیات لاہور،ج1

ابو داؤد سلیمان بن اشعث،سنن ابی داؤد ،باب الصلوۃ فی اللیل

المصری، سید محمد قطب، کیف ندعو الناس
مغلطائی، علاء الدین بن قلیج الحنفی، الاشارہ الی سیرۃ سیدنا مصطفی
مناوی ، عبدالروف، الامام، کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلائق ، دار المعارف ملتان
منصور پوری، محمد سلیمان، قاضی، رحمۃ للعلمین ،اسلامی کتب خانہ لاہور،ج1
مودودی، سید ابو الاعلی دعوت دین کی ذمہ داری ، منشورات لاہور
ندوی ، سید سلیمان، اسلام کا نظام دعوت و تبلیغ، الدعوہ اکیڈی اسلام آباد
نیر ، نورالحسن ، مولوی، نور اللغات،ج ۲
Longman Dictionary of contemporary English, P:269

احمد بن حنبل، الامام،مسند،ج 4
اردو دائرہ معارف اسلامیہ، مادہ ،دعوت ،مطبع لاہور، ج ۹ ،ص ۳۴۴ ۔
اردو لغت، اردو لغت بورڈ کراچی،ج 8،
اسرار احمد، ڈاکٹر، دعوت الی اللہ کی ضرورت و اہمیت، انجمن خدام القرآن لاہور
اصلاحی ،امین احسن ، انبیاء کرام کا طرز استدلال
اصلاحی، امین احسن، دعوت دین اور اس کا طریق کار ، مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی لاہور
اعظمی، محمدحسن، مولانا ، القاموس الحبیب، ادارہ اسلامیات، لاہور
آلوسی ،محمود ، روح المعانی ج، ۱۴
انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا مطبع، لندن،ج ۱۱
بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح ، باب ذکر عن بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ ، کراچی،ج2
البغوی ،حسین بن مسعود،الفراء، مشکوۃ المصابیح
ترمذی ، سید عبدالشکور،دعوت وتبلیغ کی شرعی حیثیت،ادارۃ اسلامیات لاہور
ترمذی ، محمد بن عیسی، الجامع ،ج ۲
تمیمی،عبدالواحد،غرر الحکم ودرر الکلم،ج1
تھانوی، اشرف علی، حکیم الامت،الافاضات الیومیہ،جلد 4۔ملفوظ نمبر 180
الحضری، الشیخ ، نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین ،قدیمی کتب خانہ کراچی
حمید اللہ، ڈاکٹر، ڈاکٹر حمید اللہ کی بہترین تحریر یں، بیکن بکس لا ہور
الخضریٰ الشیخ، نور الیقین فی سیرۃسید مرسلین
راغب اصفہانی ،حسین بن محمد،مفردات الفاظ القرآن ، میر مکتب خانہ کراچی
زبیدی، سید مرتضی، تاج العروس،مادہ د،ع،و دارالفکر، بیروت، لبنان،ج ۸
شبلی نعمانی، سیرۃ النبی، اسلامی کتب خانہ لاہور ،ج ۴
طبری، محمد بن جریر ،تفسیر طبری، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان ج، ۱۴
عثمانی ، شبیر احمد ،تفسیر عثمانی ، اقراء اشرفیہ کمپنی لاہور
علوی ،ڈاکٹر خالد،رسول کریم ﷺکا منہاج دعوت،الدعوۃ اکیڈمی اسلام آباد
فیروز الدین، مولوی ، فیروز اللغات، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور
القشیری، مسلم بن الحجاج، الصحیح للامام المسلم ،ج ۵
قومی انگلش اردو ڈکشنری، مقتدر ہ قومی زبان اسلام آباد
کاشمیری ، علامہ انور شاہ، انوار الباری، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان،ج ۳
گوہر الرحمن، مولانا، اسلامی سیاست، المنار بک سنٹر لاہور۔ج،۱۷
محمد حمید اللہ ، ڈاکٹر، رسول اللہ کی جانشینی اور حکمرانی، بیکن بکس لاہور
محمد شفیع،مفتی،معارف القرآن،ادارۃ المعارف،کراچی، ج418
محمد طیب ،قاری، اسلام میں دعوت وتبلیغ کے اصول و قواعد، الدعوۃ اکیڈی اسلام آباد